Category Y

AL-HAYAT Research Journal

ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759

Volume 3 Issue 1 (October-December 2025)

سیرتِ مطہرہ اور اسلامی تاریخی تناظر میں سیر وسیاحت کی اقسام ومقاصد کا موضوعاتی و تجزیاتی مطالعہ

A Thematic and Analytical Study of the Types and Objectives of Travel and Tourism in the Prophetic Biography and the Islamic Historical Context

Fawad khan
PhD Scholar, Department of Islamic studies, Qurtuba University of Science & IT,
Peshawar, khalilfawad40@gmail.com

Muqaddas Ullah
Assistant Professor, Department of Islamic studies, Qurtuba University of Science & IT, Peshawar

Abstract

This study explores the types, aims, and objectives of travel and tourism in the context of the Prophetic biography and Islamic history. The research employs a thematic and analytical approach, examining the various aspects of travel and tourism in Islam, including religious, educational, commercial, and social dimensions. The study highlights the significance of travel in Islam, emphasizing its role in spiritual growth, knowledge acquisition, and community building. The Prophetic biography and Islamic historical context provide valuable insights into the principles and values that govern travel and tourism in Islam, such as hospitality, respect for local customs, and environmental stewardship. The research identifies various types of travel in Islam, including Hajj, Umrah, Jihad, and Rihla (travel for knowledge), and examines their objectives, such as spiritual rejuvenation, education, and economic development. The study concludes that Islamic teachings and practices offer a unique perspective on travel and tourism, emphasizing the importance of responsible and sustainable tourism that benefits individuals, communities, and the environment.

Keywords: Global tourism, Halal tourism, sustainable tourism, Prophetic Biography, spiritual travel, sustainable tourism, cultural heritage

سیر وسیاحت اور سیرت طیبہ:

رسول کریم نے کوئی بھی سفر صرف تفریح طبع اور ذہنی تازگی اور سیر سپاٹے کے طور پر نہیں کیا ہے،آپ اس کام کے سفر و سیاحت تمام کے تمام با مقصد اور دینی و شرعی اور اصلاحی مقاصد کے تحت ہوا کرتے تھے۔جیسے کہ مختلف احادیث اس بات پر شاہد ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ،عن ابي امامة أَنَّ رَجُلًا قالَ: يَا رسولَ اللهِ ائذَن لي في السِّياحةِ. فَقالَ النبيُّ ﷺ :إنَّ سِياحةَ أُمَّتي الجِهادُ في سبيلِ اللَّهِ[1]."

ترجمہ:ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا:اللہ کے رسول! مجھے سیاحت کی اجازت دے دیجئیے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :میری امت کی سیاحت اللہ کے راہ میں جہاد کرنا ہے"۔

امام ابن قیم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر و سیاحت کے چار اقسام ذکر کی ہیں۔

وكان سفره صلى الله عليه وسلم أربعة أسفار: سفر هجرة، وسفر جهاد، وسفر عمرة، وسفر حج۔[2]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے چار قسم کے اسفار تھے: ہجرت کا سفر، جہاد کا سفر، عمرہ کا سفر،اور حج کا سفر۔

(1) سفر ہجرت مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کے لئے:

ہجرتِ مدینہ اسلامی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے جو سن 622ء میں پیش آیا۔جب مکہ میں مشرکینِ قریش کی جانب سے رسول اللہ ﷺ اور ان کے پیروکاروں پر ظلم و ستم بڑھ گیا تو اللہ کے حکم پر آپ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔قریش نے آپ ﷺ کو روکنے کے لیے مختلف منصوبے بنائے، حتیٰ کہ دارالندوہ میں آپ کے قتل کی سازش تک کی گئی۔مگر اللہ کے حکم سے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلا کر آپ ﷺ رات کے وقت غارِ ثور میں جا چھپے۔تین دن بعد حضرت ابو بکرؓ کے ہمراہ وہاں سے نکلے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔مدینہ پہنچنے پر انصار نے آپ ﷺ کا پُر جوش استقبال کیا،اور آپ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔یہی ہجرت اسلامی تقویم (ہجری کیلنڈر) کی بنیاد بنی اور مسلمانوں کے لیے ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہوئی۔[3]

OPEN ACCESS
CC BY

(2) جہاد اور غزوات کے لئے سفر و سیاحت:

ذیل میں تمام غزوات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے، جس میں رسول اللہ نے جہاد کے لئے اسفار کئے تھے۔

غزوہ ودّان (ابواء)- 2 ہجری 1 .

یہ پہلا غزوہ تھا جو محرم 2 ہجری میں پیش آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے تجارتی قافلوں کا تعاقب کیا، مگر کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ قبیلہ بنی ضمرہ سے معاہدہ طے پایا۔

2. غزوہ بواط- 2 ہجری

یہ ربیع الاول 2 ہجری میں پیش آیا، قریش کے ایک قافلے کو روکنے کی کوشش کی گئی، مگر جنگ نہیں ہوئی۔

3. غزوہ سفوان (بدر الاولیٰ)- 2 ہجری

کفار کے ایک حملے کے جواب میں نبی اکرم ﷺ نے تعاقب کیا، مگر دشمن فرار ہو گئے۔

4. غزوہ بدر- 2 ہجری

یہ 17 رمضان 2 ہجری کو پیش آیا اور اسلامی تاریخ کی پہلی بڑی جنگ تھی جس میں قریش کو زبردست شکست ہوئی۔

5. غزوہ بنی سلیم- 2 ہجری

کفار کی ایک کارروائی کا جواب دیا گیا، مگر دشمن بغیر جنگ کے بھاگ گئے۔

6. غزوہ سویق- 2 ہجری

ابوسفیان نے مدینہ پر چھاپہ مارا، جس کے تعاقب میں نبی اکرم ﷺ نکلے، مگر وہ فرار ہو گئے۔

7. غزوہ غطفان (ذوامر)- 3 ہجری

قبیلہ غطفان کی مدینہ پر حملے کی تیاریوں کو روکنے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے پیش قدمی کی، لیکن دشمن پیچھے ہٹ گیا۔

8. غزوہ احد- 3 ہجری

قریش نے بدر کا بدلہ لینے کے لیے شوال 3 ہجری میں مدینہ پر حملہ کیا۔ ابتدا میں مسلمانوں کو فتح ملی، مگر بعد میں خالد بن ولید کے حملے کی وجہ سے نقصان ہوا۔

9. غزوہ حمراء الاسد- 3 ہجری

غزوہ احد کے بعد نبی اکرم ﷺ نے دشمن کا پیچھا کیا تاکہ وہ دوبارہ حملہ نہ کریں۔

10. غزوہ بنی نضیر- 4 ہجری

یہودی قبیلہ بنی نضیر نے نبی اکرم ﷺ کے خلاف سازش کی، جس پر انہیں مدینہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔

11. غزوہ بدر الموعد- 4 ہجری

ابوسفیان نے بدر میں دوبارہ جنگ کا چیلنج دیا، مگر بعد میں پیچھے ہٹ گیا۔

12. غزوہ دومۃ الجندل- 5 ہجری

رومیوں کے ممکنہ حملے کے خدشے پر نبی اکرم ﷺ نے پیش قدمی کی، مگر کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

13. غزوہ خندق- 5 ہجری

قریش، یہود اور دیگر قبائل نے مدینہ پر حملہ کیا، مگر مسلمانوں نے خندق کھود کر ان کا مقابلہ کیا اور دشمن کو ناکام بنا دیا۔

14. غزوہ بنی قریظہ- 5 ہجری

یہودی قبیلہ بنی قریظہ نے غزوہ خندق میں مسلمانوں سے غداری کی، جس کے نتیجے میں ان کا محاصرہ کیا گیا اور سزا دی گئی۔

15. غزوہ بنی المصطلق- 6 ہجری

قبیلہ بنی المصطلق نے مدینہ پر حملے کی تیاری کی، مگر مسلمانوں نے پیش قدمی کر کے انہیں شکست دی۔

16. غزوہ حدیبیہ- 6 ہجری

یہ درحقیقت صلح کا موقع تھا جب نبی اکرم ﷺ نے قریش سے معاہدہ کیا، جسے "صلح حدیبیہ" کہا جاتا ہے۔

17. غزوہ خیبر- 7 ہجری

یہودی قلعوں پر حملہ کر کے انہیں اسلامی ریاست کے تحت لایا گیا۔

18. غزوہ موتہ- 8 ہجری

CC BY

رومی سلطنت کے خلاف پہلی جنگ، جس میں زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے۔

.19 غزوۂ فتح مکہ - 8 ہجری

نبی اکرم ﷺ نے بغیر خونریزی کے مکہ فتح کر لیا۔

.20 غزوۂ حنین - 8 ہجری

ہوازن اور ثقیف قبائل نے مسلمانوں پر حملے کی کوشش کی، مگر مسلمانوں نے انہیں شکست دی۔

.21 غزوۂ تبوک - 9 ہجری

یہ اسلامی تاریخ کی آخری بڑی فوجی مہم تھی، جس میں نبی اکرم ﷺ نے رومیوں کے خلاف پیش قدمی کی، مگر وہ پیچھے ہٹ گئے۔[4]

(3) عمرہ کے لئے سفر سیاحت:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں چار عمرے ادا کیے۔ یہ تمام عمرے اہم تاریخی واقعات کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور اسلامی تاریخ میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

.1 عمرۂ حدیبیہ (6 ہجری)

یہ عمرہ حقیقت میں مکمل نہ ہو سکا، کیونکہ قریش نے مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ نتیجتاً صلح حدیبیہ طے پائی، جس میں طے ہوا کہ اگلے سال مسلمان عمرہ ادا کر سکیں گے۔[5]

.2 عمرۂ قضاء (7 ہجری)

یہ وہ عمرہ تھا جو حدیبیہ کے معاہدے کے تحت ذی القعدہ 7 ہجری میں ادا کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ 2000 صحابہ کے ہمراہ مکہ تشریف لائے، تین دن وہاں قیام کیا، اور قریش کی شرائط کے مطابق مدینہ واپس چلے گئے۔[6]

.3 عمرۂ جعرانہ (8 ہجری)

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ذی القعدہ 8 ہجری میں جعرانہ کے مقام سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا۔[7]

.4 عمرۂ حجۃ الوداع (10 ہجری)

یہ نبی اکرم ﷺ کا آخری عمرہ تھا، جو حجۃ الوداع کے ساتھ ادا کیا گیا۔ آپ ﷺ نے قران حج کیا، یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کیا۔[8]

(4) حج کے لئے سفر و سیاحت:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں صرف ایک حج ادا فرمایا، جو 10 ہجری میں ہوا اور حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ اس حج کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

مدینہ سے روانگی (25 ذوالقعدہ 10 ہجری) رسول اللہ ﷺ **25 ذوالقعدہ 10 ہجری** کو مدینہ سے حج کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے **ذوالحلیفہ (آج کا مقام: ابیارِ علی) سے احرام** باندھا اور **قران حج** کی نیت فرمائی (یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کرنے کی نیت کی)۔[9]

یہی چار قسمیں امام ابن قیم نے بتادی ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی سیرت مطہرہ میں کئی مقاصد کے لیے اسفار کیا ذکر ملتا ہے۔ جیسے کہ

(5) دعوت و تبلیغ کے لئے سفر:

سفرِ طائف (10 نبوی/620 عیسوی)

جب مکہ میں مشرکین کی مخالفت شدید ہو گئی اور دعوتِ اسلام کے مواقع محدود ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے طائف کا سفر کیا۔ طائف قبیلہ ثقیف کا مرکز تھا، جو ایک مضبوط اور بااثر قبیلہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کے ساتھ طائف پہنچے۔

وہاں کے تین سرداروں عبد یالیل، مسعود اور حبیب سے ملاقات کی اور اسلام کی دعوت دی۔

ان لوگوں نے نہ صرف انکار کیا بلکہ اہلِ طائف کو نبی ﷺ کے خلاف بھڑکا دیا۔

طائف کے لوگ آپ ﷺ پر پتھراؤ کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک لہولہان ہو گئے۔

اس حالت میں آپ ﷺ نے دعائے طائف مانگی:

"اے اللہ! میں اپنی کمزوری، بے بسی اور لوگوں کے حقیر سمجھنے کی شکایت تیرے حضور پیش کرتا ہوں"[10]

(6) عبرت و نصیحت کے لئے سفر:

رسول اللہ ﷺ کے تمام سفروں میں عبرت و نصیحت کے پہلو موجود ہیں، لیکن اگر ایسے سفر کی بات کی جائے جس کا مقصد ہی عبرت و نصیحت تھا، تو "سفرِ موتہ" سب سے نمایاں مثال ہے۔

قبرستان کی زیارت اور آخرت کی یاد:

رسول اللہ ﷺ نے کئی بار جنت البقیع (مدینہ کے قبرستان) اور دوسرے مقامات کی زیارت کی، تاکہ صحابہ کرامؓ کو موت کی یاد اور آخرت کی تیاری کا درس دیں۔

نبی ﷺ مدینہ کے قبرستان **جنت البقیع** کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے۔

CC BY

ایک رات آپ ﷺ وہاں گئے، قبر والوں کے لیے دعا کی اور صحابہؓ کو نصیحت فرمائی:
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ." [11] *اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، جو کچھ تم پر گزرا، وہ ہم پر بھی آئے گا*

آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ:
حدثنا احمد بن یونس، حدثنا معرف بن واصل، عن محارب بن دثار، عن ابن بریدة، عن ابیه، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:" نهیتکم عن زیارة القبور، فزوروها، فإن في زیارتها تذکرة."
"قبروں کی زیارت کیا کرو، یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔" [12]

(7) تجارت کے لئے سفر

مکی دور میں شام کی طرف دو دفعہ سفر کیا تھا۔ایک دفعہ اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ جبکہ ابھی وہ تقریباً بارہ سال کے تھے اس سفر میں حضرت ابو طالب تجارت کی غرض سے شام گئے تھے اس سفر میں رسول کریم کی ملاقات بعض روایات کے مطابق بحیری راہب کے ساتھ ہو گئی تھی اور رسول کریم اس ایام کے اوصاف کی بناء پر پہچان ہوئی تھی اور خوشخبری سنائی کہ یہ نبی آخر الزمان ہوں گے اور یہ بھی حضرت ابو طالب کو مشورہ دیا کہ اسے ملک شام نہ لے جاؤ اور یہیں سے واپس کرو کیونکہ یہود سے خطرہ ہے کہ اس کو نقصان پہنچادیں لہٰذا روایات کے مطابق ابو طالب نے آپ کو اپنے بعض غلاموں کے ساتھ واپس مکہ بھیج دیا۔اور دوسری دفعہ شام کی طرف سفر کیا اور حضرت خدیجہ کا سامان تجارت لے کر بحیثیت تاجر تشریف لے گئے اور اس سفر تجارت میں آپ م نے بہت کمائی کی اور حضرت خدیجہ آپ اس کام کی امانت و دیانت سے متاثر ہو کر پیغام نکاح دیا اور ان سے آپ علیہ السلام کی شادی ہوئی۔[13]

(8) مدد کے لئے اسفار:

رسول اللہ ﷺ کے کئی ایسے سفر ہیں جو **مدد اور نصرت** کے لیے کیے گئے۔ان میں سے چند نمایاں سفر درج ذیل ہیں:

1. طائف کا سفر—دعوت اور مدد کی تلاش

مکہ میں کفارِ قریش کی شدید مخالفت کے بعد نبی اکرم ﷺ نے دوسرے قبائل سے اسلام کی دعوت کے ساتھ ساتھ مدد حاصل کرنے کی بھی کوشش کی۔
سن **10 نبوی** میں رسول اللہ ﷺ اپنے آزاد کردہ غلام **حضرت زید بن حارثہؓ** کے ساتھ **طائف** تشریف لے گئے۔
نبی ﷺ نے **بنی ثقیف** کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے پناہ اور مدد کی درخواست کی۔
لیکن انہوں نے نہ صرف دعوت رد کی، بلکہ شہر کے شریر لوگوں کو آپ پر حملہ کرنے پر اکسایا۔
نبی اکرم ﷺ پر **پتھر برسائے گئے**، یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک زخمی ہو گئے اور خون بہنے لگا۔
جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اللہ ان لوگوں کو ہلاک کر دے، لیکن نبی ﷺ نے **رحم اور صبر** کا مظاہرہ کرتے ہوئے دعا کی:
"اے اللہ! ان لوگوں کو ہدایت دے، ہو سکتا ہے ان کی اگلی نسل ایمان لے آئے۔" [14]
اس سفر کے بعد اللہ نے نبی ﷺ کو **مدینہ کے انصار** کی صورت میں حقیقی مدد فراہم کی۔

مدینہ کی طرف ہجرت—پناہ اور نصرت کی تلاش:

مکہ میں ظلم و ستم کے باعث نبی ﷺ نے صحابہ کو حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا۔خود نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ مدینہ ہجرت فرمائی، تاکہ وہاں ایک **محفوظ اسلامی ریاست قائم ہو سکے**۔قریش نے نبی ﷺ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، لیکن اللہ نے آپ کو محفوظ رکھا۔راستے میں **غارِ ثور** میں تین دن قیام کیا، جہاں حضرت ابو بکرؓ نے **مکمل حفاظت** کا انتظام کیا۔مدینہ پہنچ کر **انصار** نے نبی ﷺ کا زبردست استقبال کیا اور ہر ممکن مدد فراہم کی۔[15]

مدینہ میں ایک اسلامی معاشرہ اور ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔

خیبر کا سفر—مسلمانوں کے لیے وسائل اور مدد:

یہودیوں نے **مدینہ کے خلاف جنگی سازشیں** شروع کیں، اور کئی بار مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کو اکٹھا کیا۔
نبی ﷺ نے سن **7 ہجری** میں **خیبر** کی طرف سفر کیا تاکہ وہاں موجود یہودی قبائل کی طاقت کو ختم کیا جا سکے اور مسلمانوں کے لیے اقتصادی وسائل حاصل کیے جا سکیں۔
مسلمانوں نے خیبر کے مضبوط قلعے قموص سمیت کئی قلعے فتح کیے۔یہودیوں کے ساتھ **معاہدہ** کیا گیا، جس کے تحت وہ خیبر میں رہ کر **مسلمانوں کو آدھا مال** دیتے رہے۔اس فتح سے مسلمانوں کو نہ صرف فوجی کامیابی ملی بلکہ **مدینہ کی معیشت بھی مضبوط ہوئی**۔[16]

(9) علم و تعلم کے لئے سفر:

CC BY

رسول اللہ ﷺ نے علم کے حصول اور اس کی ترویج کے لیے بھی کئی سفر کیے، کیونکہ علم کی روشنی ہی وہ بنیاد تھی جس پر اسلامی معاشرہ قائم ہوا۔ آپ ﷺ نے خود بھی سفر کیے اور صحابہ کرام کو بھی علم حاصل کرنے اور سکھانے کے لیے مختلف مقامات پر بھیجا۔

1۔ حضرت جبرائیلؑ سے غارِ حرا میں پہلا تعلیمی سفر

رسول اللہ ﷺ نبوت سے پہلے غارِ حرا میں عبادات اور غور و فکر کے لیے جایا کرتے تھے۔ ایک دن جبرائیلؑ آئے اور پہلا وحی کا پیغام دیا

"اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ [17]"

ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا

یہ اسلام میں تعلیم کا آغاز تھا، جس میں نبی ﷺ کو سب سے پہلا حکم "پڑھنے" کا ملا۔[18]

2۔ نبی اکرم ﷺ کا حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے علم کے سفر کا تذکرہ۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک دن صحابہ سے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے فرمایا کہ ایک بندہ (حضرت خضرؑ) ان سے زیادہ علم رکھتے ہیں، تو حضرت موسیٰؑ نے ان کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے سفر کیا۔ اس سفر میں حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے علم اور حکمت کے کئی اسباق سیکھے۔[19]

نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو علم کے لیے سفر کرنے کی ترغیب دی اور حضرت موسیٰؑ کی مثال بیان فرمائی۔

3۔ ہجرتِ مدینہ — تعلیم و تدریس کے ایک مرکز کا قیام

مکہ میں مسلمانوں پر ظلم کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمائی، جہاں اسلامی تعلیم کا ایک مرکز قائم ہوا۔

مدینہ پہنچ کر نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی بنائی، جو بعد میں اسلامی دنیا کی سب سے بڑی درسگاہ بنی۔ یہاں پر حضرت ابو ہریرہؓ جیسے صحابہ صفہ کے چبوترے پر مستقل تعلیم حاصل کرتے تھے۔[20]

مدینہ کی ہجرت نہ صرف حفاظت کے لیے تھی بلکہ اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کے لیے بھی اہم موڑ تھی۔

4۔ صحابہ کو علم کے لیے سفر پر روانہ کرنا

جب اسلام پھیلنے لگا، تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو مختلف علاقوں میں علم سکھانے کے لیے بھیجا۔

چند مثالیں:

1) حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ بھیجا تاکہ انصار کو اسلام سکھائیں۔[21]
2) حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو دین سکھائیں۔
3) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا۔[22]

یہ تمام سفر تعلیم اور علم کے فروغ کے لیے کیے گئے تھے۔

اسلاف اور بزرگان دین کے نزدیک سیاحت:

امام عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ "سیاحت کرنے والا دراصل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں ۔اور عکرمہ فرماتے ہیں کی سیاحت کرنے والا طالب علم ہے۔[23]

امام ابن تیمیہ سیاحت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "ہمارے دشمن یعنی کفار میرے ساتھ کیا سلوک روا رکھیں گے اگر جہاد کے دوران وہ مجھے قتل کرے تو یہ شہادت ہے اور اگر مجھے جیل میں ڈالیں تو یہ میرے لئے خلوت اور گوشہ نشینی یعنی ذکر وفکر وتلاوت کا موقع ہے اور اگر وہ مجھے جلا وطن کر دیں تو یہ میرے لئے سیاحت ہے ۔[24]

امام شافعی نے سفر کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد پر مشتمل ایک مشہور قصیدہ تحریر کیا ہے، جس میں سفر کے ذریعے حاصل ہونے والے پانچ فوائد کا ذکر کیا ہے:

تَغَرَّبْ عَنِ الأَوطَانِ فِي طَلَبِ العُلا
وَسَافِرْ فَفِي الأَسْفَارِ خَمْسُ فَوَائِدِ
تَفَرُّجُ هَمٍّ وَاكْتِسَابُ مَعِيشَةٍ
وَعِلْمٌ وَآدَابٌ وَصُحْبَةُ مَاجِدِ[25]

خلاصہ اشعار:

1) غم کا خاتمہ: سفر انسان کے دل کی پریشانیوں اور غموں کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
2) معاشی بہتری: سفر کے دوران انسان نئی معاشی مواقع حاصل کرتا ہے اور اپنی روزی میں اضافہ کر سکتا ہے۔
3) علم اور آداب کی افزائش: سفر انسان کو نئے علوم اور آداب سکھاتا ہے، جو اس کی شخصیت کی ترقی میں معاون ہوتے ہیں۔
4) معزز افراد کی صحبت: سفر کے دوران معزز اور باکردار افراد کی صحبت میسر آتی ہے، جو انسان کی اخلاقی تربیت میں مددگار ہوتی ہے۔

CC BY

5) ذلت اور مشکلات سے بچاؤ: اپنی سرزمین پر رہ کر ذلت اور حسد کا سامنا کرنے سے بہتر ہے کہ انسان سفر کرے اور نئی جگہوں پر اپنی تقدیر آزمائے۔

امام شافعی نے سفر کے بارے میں اپنے دیوان میں ایک اور جگہ بھی ذکر کیا ہے وہ اشعار بھی یہاں نقل کئے جاتے ہیں ۔

سافر تجد عوضاً عمن تفارقه
وَانْصِبْ فَإِنَّ لَذِيذَ الْعَيْشِ فِي النَّصَب
إني رأيتُ وقوف الماء يفسده
إن سال طَابَ وَإِنْ لَمْ يَجْرِ لَمْ يَطِب
والأسد لولا فراق الأرض ما افترست والسهم لولا فراق القوس لم يصب
والتِّبْرَ كَالتُّرْبَ مُلْقًى فِي أَمَاكِنِه
والعود في أرضه نوع من الحطب [26]

ترجمہ : (۱) سفر کیجئے اور جن سے آپ جدا ہو رہے ہیں (اپنے دوست واحباب) آپ اس کا متبادل پائینگے (یعنی نئے دوست اور احباب مل جائیں گے۔اور اپنے آپ کو محنت کر کے تھکا دیجئے ،کیونکہ زندگی کا مزہ محنت اور تھکانے میں مضمر ہے۔(۲) میں نے دیکھا ہے کہ پانی جب اپنی جگہ پر کھڑا رہتا ہے تو خراب ہو جاتا۔ا ہے اور اگر جاری رہتا ہے۔تو صاف اور میٹھا بن جاتا ہے۔(۳) شیر اگر جنگل میں اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا اور ایک جگہ پڑا رہتا ہے تو شکار نہیں کر سکتا اور اپنا پیٹ نہیں بھر سکتا اور اگر تیر اپنے کمان سے نہیں نکلتا تو اپنا نشانے پر نہیں لگ سکتا۔(۴) سونے کا ٹکڑا (اینٹ) اگر استعمال میں نہ لائی جائے اور اس سے زیورات وغیرہ نہ بنائی جائے تو مٹی کی طرح اپنی جگہ پر بیکار پڑی رہے گی ، اسی طرح اگر عود (ایک قسم کی سیاہ خوشبودار لکڑی) اگر زمین پر پڑی رہے اور اس کو استعمال میں لا کر خوشبو (عطر) نہ بنائی جائے تو عام لکڑی کی طرح زمین پر پڑ کر گل سڑ ہو جائے گی اور ضائع ہو جائے گی۔

اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ اشیاء نقل و حرکت اور تغیر و تبدل سے قیمتی بن جاتی ہیں، گویا یہ چلن پھر ن ایک قسم کی سیاحت ہے اور اس میں بہت بڑے فائدے ہیں۔

عصر حاضر کے مشہور سعودی عالم دین شیخ محمد صالح بن عیثمین سیر و سیاحت کا ایک غرض و مقصد یہ بتایا ہے کہ کبھی سیاحت دوستوں ، رشتہ داروں اور مسلمانوں کے درمیان باہم الفت و محبت بڑھانے اور آپس کے تعلقات مستحکم کرنے کی غرض سے کی جاتی ہے۔ اس بارے میں نوجوانان اسلام کو ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ " میں نوجوانوں کو آپس میں ملاقاتوں کے لئے سیر و سیاحت اور سفر کرنے کی ترغیب دلاتا ہوں تاکہ ان کے آپس میں الفت و محبت بڑھے اور چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کے حالات سے واقف اور باخبر ہوں اور مسلمان امت کے حالات و واقعات سے بذریعہ سیر و سیاحت واقفیت حاصل کر لیں ، اور تمام مسلمان یک جان دو قالب بن جائیں نوجوانوں کے ساتھ سفر و سیاحت پر جانے والے تربیت دینے والے علماء اور مربین نوجوانوں پر خصوصی توجہ دیں ۔[27]

خلاصہ کلام کے طور پر ہمارے سامنے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید، سیرت رسول ، اسلاف اور بزرگان دین اور علماء اسلام کے نظر میں سیر و سیاحت اور سفر کا عمل اعلیٰ مقاصد اور پاکیزہ اغراض و معانی ، نیک و مفید کاموں کے لئے کیا گیا ہے۔اس لئے رسول کریم ، صحابہ کرام ، تابعین اور تبع تابعین اور تمام سلف و صالحین کے رحلات (ٹورز) اور اسفار یا تو جہاد فی سبیل اللہ یا علمی مقاصد تعلیم و تعلم اور تحقیق کے لئے یا پھر تجارت و حلال کسب و روزگار کے لئے ہوا کرتی تھی۔ اسلامی تاریخ میں مشہور سیاح مثلا ابن بطوطہ ، البیرونی ، ابن جبیر، المسعودی و غیرہ نے صرف تفریح طبع اور ذہنی و دلی سکون و تازگی کے لئے سیاحت نہیں کی بلکہ ان کی سیاحت بہت اعلیٰ اور با مقصد ہوتی تھی انہوں نے جغرافیہ ، مختلف اقوام کی تہذیب و ثقافت اور تمدن اور علوم وفنون اور مشاہیر اسلام سے ملنے اور استفادے کی غرض سے سفر و سیاحت میں عمریں کھپادیں انہوں نے اپنی سیاحت کے دوران وسیع علمی لٹریچر تیار کیا جو علوم وفنون کا ایک قیمتی اسلامی ورثہ ہے اور شعبہ سیاحت کا سرمایہ افتخار بھی ہے۔

حافظ ابن کثیر نے بھی سیاحت کے حوالے سے اپنی تفسیر مین ذکر کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے۔

پس سیاحت کا معنی اسلام میں لوگوں سے علیحدگی ، عذلت اور گوشہ نشینی اور مساجد میں اعتکاف کے لئے اور معاشرہ سے الگ تھلگ رہنے کے لئے اور غاروں اور جنگلوں میں اور پہاڑوں ، صحر اؤں میں راہبانہ زندگی گزارنے کے نہیں بلکہ سیاحت ایک با مقصد سفر ورحلہ ہے۔[28] جس میں طلب ، علم ، تلاش رزق حلال اور کسب و روزگار اور مختلف علوم وفنون اور تہذیبوں و ثقافتوں سے آگاہی حاصل کرنا ہوا کرتا ہے، لہٰذا اسلام انہی معنوں اور مطالب و مفاہیم کی روشنی میں سیر و سیاحت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس کی ترغیب دلاتا ہے۔

سیاحت کے اغراض و مقاصد:

سیاحت کے اغراض و مقاصد تو بہت سارے ہو سکتے ہیں چند اہم درجہ ذیل ہیں :

(1) غور و فکر و تدبر اور وعظ و نصیحت حاصل کرنا

CC BY

زمین پر سفر و سیاحت کا مطلب اللہ تعالیٰ کی حسین و جمیل اور عجیب کائنات پر غور و فکر و تد بر ہو تاکہ انسان کی قوت ایمانی میں اضافہ اور عقیدہ توحید کی پختگی اور مضبوطی میں مزید استحکام حاصل ہو جائے اس مقصد و غرض کے لئے پچھلے ذکر کئے گئے قرآنی آیات کا مطالعہ کیا جائے اور اس غرض کے لئے سفر سے واپسی پر زندگی کے فرائض اور ذمہ داریوں کو اچھے طریقے سے نبھایا جا سکتا ہے کیونکہ سفر و سیاحت سے دل و دماغ کی تازگی حاصل ہوتی ہے۔ارشاد ربانی ہے : قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ [29]

ترجمہ:ان سے کہو کہ زمین میں چلو پھر و اور دیکھو کہ اس نے کس طرح خلق کی ابتدا کی ہے، پھر اللہ بار بار دیگر بھی زندگی بخشے گا۔یقینا اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(2) اسلامی دعوت کی ترویج و اشاعت :

دعوت اسلامی کو پھیلانا جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے : كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ [30]

اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔

لہٰذا نئے علاقوں، ممالک ، اقوام اور خاص کر سیاحتی مقامات پر اسلام کی دعوت پھیلانا بہترین حکمت عملی و مصلحت اور دانشمندی کے ساتھ ، ارشاد خداوندی ہے :
أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ [31]

ترجمہ:اے نبی، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت و حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔

سیاح اسلامی ممالک میں جاتے ہیں تاکہ وہاں کے آثار اور یادگار مقامات کا مشاہدہ اور اس علاقے کی تاریخ کا مطالعہ کریں اور ساتھ ساتھ وہاں کے مسلمانوں سے ملاقاتیں بھی ہو جاتی ہیں اور اپنی آنکھوں سے اُن کی عادات و تقالید اور اقدار وروایات کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کے حالات اورمذہبی و اسلامی طور طریقوں سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

اس طرح سیاحتی مقامات کے مقامی رہائشی مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے عوام اور پبلک جگہوں مثلاً پبلک لائبریری، مساجد ، ہوٹل اور ریسٹورنٹ ، تفریحی پارکوں کے دفاتر اور گیٹ ویز پر اسلامی لٹریچر کے چھوٹے چھوٹے مختصر کتا بیں ، کتابچے اور پمفلٹس رکھا کریں تاکہ سیاحوں کو اسلام کے مطالبے کا موقع ملے جس طرح مشہور داعی اور مذہب عیسائیت کا ماہر احمد دیدات کا بیان ہے کہ میں نے جب مصر کا سفر کیا اور وہاں سیر و سیاحت کے حالات کا مشاہدہ کیا اور میں اس نکتے کو سمجھنے لگا کہ اگر مصری مسلمان کسی ایک سیاح کو دین اسلام سے متعارف کرائیں اور اسلامی دعوت کو علم و حکمت اور دانشمندی کے ساتھ پیش کریں تو دنیا کی غالب اکثریت قلیل مدت میں اسلام میں داخل ہو جائے گی۔[32]

(3) حصول علم و آگاہی و آداب :

اسلامی تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے کہ ہمارے اسلاف اور علماء و طلباء علم دین سیکھنے ، اس میں پختگی حاصل کرنے اور معلومات و علوم میں آگے بڑھنے کے لئے سفر و سیاحت کرتے تھے ، بلکہ ایسے بہت سارے واقعات ذکر ہیں کہ ایک حدیث کا علم حاصل کرنے کے لئے اور اس کی سند کی تصدیق کے لئے دور دراز کا سفر کرتے تھے۔

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک ماہ کے سفر کے فاصلے پر عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس چلے گئے ۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ہے کہ اگر مجھے کوئی ایسا عالم جو مجھ سے قرآن مجید کے علوم کو زیادہ جانتا ہو کسی جگہ معلوم ہو جائے تو میں وہاں جاؤں گا جہاں تک سواری جا سکتی ہو۔[33]

خود قرآن مجید میں حصول علم کے لئے سفر کی ترغیب زور دار انداز میں دی گئی ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ " [34]

ترجمہ:اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہل ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے، مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جاکر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبر دار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پر ہیز کرتے۔

اور رسول اللہ میں عالم کی بہت ساری احادیث سفر طلب علم کی ترغیب اور تاکید اور حوصلہ افترائی پر دلالت کرتی ہے مثلاً ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
حدثنا محمود بن غيلان، حدثنا ابو اسامة، عن الاعمش، عن ابي صالح، عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا إلى الجنة[35] "

ترجمہ:ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”جو علم حاصل کرنے کے ارادہ سے کہیں جائے، تو اللہ اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان (و ہموار) کر دیتا ہے“

نیز موسیٰ علیہ السلام نے حصول علم کے لئے سفر کیا جیسا ہے کہ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے :

قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا [36]

ترجمہ:موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا ”کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی اس دانش کی تعلیم دیں جو آپ کو سکھائی گئی ہے ؟“۔

cc BY

امام شعبی کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص شام سے یمن تک صرف ایک کلمہ یا جملہ سیکھنے اور معلوم کرنے کے لئے سفر کرے جس میں کسی اچھی بات اور بھلے کام کی طرف رہنمائی ہو یا کسی برائی سے منع کیاگیا ہو تو یہ سفر ضائع نہیں ہو گا۔[37]

لہٰذا علم حاصل کرنے کی غرض سے سفر و سیاحت بڑے عبادات میں شمار ہوتا ہے بشر طیکہ عالم اور طالبعلم کی نیت خالص رضاء الٰہی ہو اور جیسا کر ہوا کہ اسلام کی بڑی بڑی شخصیات ، فقہاء ، مجتہدین ، فلاسفہ، ڈاکٹرز، انجنیئرز، جغرافیہ دان اور سیاح نے علمی سفر و سیاحت کی وجہ سے اعلیٰ مقام حاصل کئے۔طلب علم کے سفر و سیاحت میں علمی پختگی اور مزید معلومات اور آگہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ جب علاقہ اور مکان تبدیل ہوجائے اور گھر بارے دور چلا جائے ایک لحاظ سے کئی معاملات سے فراغت حاصل ہو جاتی ہے اور نسبتا پوری توجہ کے ساتھ وہ علم و آگہی حاصل ہو جاتی ہے۔

علوم کی نشر و اشاعت، صحت مند ثقافت کی وسعت اور لوگوں کی عادات و تقالید اور روایاتِ معلوم کرنے کے لئے سفر و سیاحت ایک بہترین ذریعہ ہے اس کے ساتھ ساتھ انسانی رویوں میں تبدیلی، لچک ، مہذب انداز اور نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔انسانوں کے ساتھ گفتگو کا انداز بدل جاتا ہے اور اخلاق رویے پروان چڑھتی ہیں اور جہاندیدگی، آفاقی سوچ و ذہنیت اور دل و دماغ کی کشادگی اور وسعت قلب و نظر پیدا ہو جاتی ہے اور اس نوع کی سیاحت میں سیمینارز کانفرنسز ، ورکشا ہیں اور ٹریننگ وغیرہ بھی شامل ہیں جن کے لئے کبھی سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

(4) سیاسی اور بین الا قوامی سیاحت:

اس قسم کی سیاحت کو حکومتی اور ریاستی سیاحت کہا جاتا ہے جس میں ریاست کی سرکاری شخصیات، حکمران ، وزراء، سفارتکار ، بیروکریٹس سفر کرتے ہیں تاکہ ملکی خدمات ، معیشت ، بین الا قوامی تعلقات اور ملکی خارجہ پالیسی کو مزید تقویت ، افادیت اور ترقی کی کوششیں جاری رکھ سکیں اس قسم کے لوگوں کی شرکت زیادہ تر بڑے بڑے پروگرامات اور بین الاقوامی معاشی میلوں معاشی معاہدات اور ایکسپو میں ہوا کرتی ہیں۔اس طرح بین الاقوامی بزنس مین (تجار) تاجر بزنس فورم میں شرکت کرتے ہیں اور اپنے اموال تجارت کے لئے بیرونی اور بین الا قوامی منڈیاں تلاش کرتے ہیں۔عصر حاضر میں شعبہ اقتصاد و معیشت میں بڑی ترقی آگئی ہے اور دنیا کے اکثر ملکوں کی معیشت ترقی و استحکام کا بہت بڑا ذریعہ شعبہ سیاحت (ٹورازم ڈیپارٹمنٹ) ہے کیونکہ بین الا قوامی معاشی اور تجارتی تعلقات بھی سیاحت کے ذریعے دوام حاصل کرتی ہے اور بڑے بڑے پراجیکٹس کرتی ہیں مقامی اور بین الا قوامی معاشی منصوبے بھی سیاحت کی وساطت سے جاری و ساری رہتی ہیں اور عصر حاضر کے معاشی اعداد و شماربتاتی ہیں کہ دنیا کے 20 معیشیت کی دار و مدار سیاحت پر مبنی اور رواں دواں ہے۔

اس قسم کی سیاحت تو زمانہ قدیم سے مشہور و معروف ہے۔قرآن مجید کی سورہ قریش میں اس قسم کی سیاحت کا ذکر اہل مکہ پر بطور امتنان واحسان جتلانے کے ذکر کیا گیا ہے جو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

(5) سیاحت بغرض علاج

کبھی کبھار انسان بیماری کی وجہ سے اپنے جسمانی و نفسیاتی علاج کے لئے گھر سے نکل کر دوسرے سیاحی مقامات اور مخصوص طبّی مراکز اور طبعی مقامات کو بغرض علاج سفر کرتا ہے تاکہ وہاں صاف ستھرا ماحول، قدرتی حسین و جمیل مناظر اور وہاں کے صاف آب و ہوا سے لطف اندوز ہو کر صحت یابی نصیب ہو جائے بلکہ گھر اور علاقے سے نکلنا اور پیدل سفر کرنا بھی صحت پر اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے امام شافعی نے شعری کلام میں بہت اچھی بات کی ہے جو پہلے بھی ذکر کی گئی ہے کہ " اپنے آپ کو تھکا دو کیونکہ زندگی کا مزہ جسم کی تھکاوٹ میں ہے اگر کوئی سفر و سیاحت کے لئے نکل جائے تو طبعیت خوشگوار ہو جاتی ہے اور اگر چل پھر نہیں کرتا تو ایک جگہ منجمد ہونے سے صحت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

بغرض علاج سیاحت زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے ، اہل روم نے پہلے زمانے سے بطور علاج مختلف قسم اور طرز کے حمام بنائے رکھے تھے اس قسم کی سیاحت آج بھی بہت دلچسپ ہے۔آج کل ایسے گیسٹ ہاؤسز اور ہوٹل بنائے گئے ہیں جس میں تفریح طبع کے ساتھ ساتھ علاج کے لئے بھی ساز و سامان موجود ہیں کیونکہ ایسے صحتی اور طبّی مراکز بھی پائی جاتی ہیں جس میں گرم پانی کے چشمے نکالے گئے ہیں اور اس میں باقاعدہ نہانے اور غسل کرنے کے بڑے بڑے ہال بھی بنائے گئے ہیں اور ساتھ ساتھ اس میں ورزش اور جسمانی ریاضت بھی ہوا کرتا ہے اور ان مقامات میں اور کئی قسم کے علاج اور طبّی طریقے پائے جاتے ہیں جس میں قدرتی گرم اور سرد چشمے اور ایسے پہاڑوں کے غار اور سرنگیں جس کے ماحول سے صحت پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔جس طرح ہمارے صوبہ خیبر پختو نخواہ میں ضلع چترال کے گرم چشمہ مشہورہیں۔

(6) زندگی کے مختلف شعبوں و طبقات کے باکمال اور اچھے لوگوں سے ملاقات :

ان لوگوں میں علماء و صلحاء، اولیاء کرام، فقہاء ، مختلف علوم و فنون کے ماہرین، فلاسفہ، مجتہدین، قائدین، سیاستدان، مفکرین اسلام، سائنسدان وغیرہ شامل ہیں، جن کی ملاقاتوں سے سیاحت کرنے والوں،کی کی زندگیوں میں اُن کے اقوال و تاثرات سے مثبت تبدیلی آتی ہے سوچ و فکر میں نیا انداز پیدا ہوتا ہے ،حوصلہ بڑھتا ہے اور انسان خود کچھ کرنے پر آمادہ ہوتا اور قدم اٹھاتا ہے۔

اچھے لوگوں اور مشہور شخصیات کی ملاقاتوں سے انسانی زندگی میں اچھی تبدیلی آجاتی ہے۔جس کاذکررسول اللہ نے بھی کیاہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

" حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ، حدثنا سفيان بن عيينة ، عن بريد بن عبد الله ، عن جده ، عن ابي موسى ، عن النبي صلى الله عليه وسلم. ح وحدثنا محمد بن العلاء الهمداني ، واللفظ له، حدثنا ابو اسامة ، عن بريد ، عن ابي بردة ، عن ابي موسى ، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:مثل الجليس الصالح والجليس السوء كحامل المسك ونافخ الكير: فحامل المسك إما أن يحذيك وإما أن تبتاع منه وإما أن تجد منه ريحًا طيبة، ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك وإما أن تجد منه ريحًا خبيثة38".

ترجمہ: "اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال خوشبو بیچنے والے اور لوہار کے دھندے کی طرح ہے: خوشبو بیچنے والے کے پاس بیٹھ کر یا تو تم خوشبو خرید لوگے، یا تمہیں خوشبو کا اثر ملے گا، اور لوہار کے دھندے والے کے پاس بیٹھنے سے یا تو تمہارے کپڑے جل جائیں گے یا تمہیں بدبو محسوس ہو گی۔"

(7) اپنے دوستوں واحباب اور رشتہ داروں، عزیز واقارب سے ملاقات

اپنے دوستوں ، احباب ، رشتہ داروں اور عزیز واقارب سے ملاقات کے لئے سفر و سیاحت نیک عمل اور صلہ رحمی و باعث اجر و ثواب بھی ہے۔بلکہ دوست و احباب سے ملاقات صرف رضاء الٰہی کی خاطر تو بہت بڑی سعادت ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں ذکر ہے۔ "عن أبي هريرة،**عن النبي ﷺ ؛ "أن رجلا زار أخا له في قرية أخرى. فأرصد الله له، على مدرجته، ملكا. فلما أتى عليه قال: أين تريد؟ قال: أريد أخا لي في هذه القرية. قال: هل لك عليه من نعمة تربها؟ قال: لا. غير أني أحببته في الله عز وجل. قال: فإني رسول الله إليك، بأن الله قد أحبك كما أحببته فيه**[39].

ترجمہ:رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کی کسی دوسرے شہر یا گاؤں کوئی مسلمان بھائی دوست رہتا تھا ، یہ اس سے ملاقات کی غرض سے روانہ ہوا۔جس میں کوئی دنیاوی فائدہ اور مطلب نہیں تھا تو راستے میں اللہ تعالی نے ایک فرشتہ اس ملاقاتی سے ملوایا اور فرشتے نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں اس نے کہا فلاں گاؤں میں اپنے دوست سے ملاقات کے لئے فرشتے نے سوال کیا کیا اس سے ملنے کی کوئی دنیاوی غرض و مقصد ہے ؟ اس نے کہا نہیں بلکہ صرف اس لئے ملاقات کے لئے جارہاہوں کہ مجھے اس سے اللہ تعالی کی رضاء کی خاطر محبت ہے وہ نیک انسان ہے مجھے پسند ہے تو فرشتے نے کہا کہ میں اللہ تعالی کا قاصد فرشتہ ہوں اور اللہ تعالی نے پیغام بھیجا ہے کہ اللہ تعالی تجھے پسند کرتا ہے اور آپ سے محبت ہے جس
طرح تیری اس شخص سے محبت ہے۔

(8) سیاحت برائے تفریح / تفریحی سیاحت

آج کل کی سیاحت عموما اور زیادہ تر اسی مقصد و غرض کے تحت کیا جاتا ہے اور سیر و سیاحت کی سب سے زیادہ دلچسپ اور رغبت دلانے والی یہی قسم ہے اور یہ قسم عصر حاضر کی اجتماعی ضرورت اور تقاضوں کو مد نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔چونکہ زندگی کی دوڑ آج بہت تیز ہو گئی ہے اور نت نئے گوناگوں مصروفیات ، شہروں کی بہت زیادہ مصروف ترین زندگی اور بہت سارے پیچیدہ مسائل، مشکلات ، بدامنی اور مدنی زندگی کے نت نئے مسائل کی وجہ سے ذہنی تناؤ اور دباؤ اور ڈپریشن کا شکار انسان کچھ وقت کے لئے اور چند ایام مصروف زندگی سے دور رہ کر ذہنی سکون وراحت اور دل و دماغ کی تازگی کے لئے خوبصورت ، حسین و جمیل قدرتی مناظراور مقامات میں گزارنا چاہتا ہے اور خوشی کے مختلف گوشے اور مواقع تلاش کرتا ہے۔مثلاً خوبصورت اور اچھے پارکس، حسین و جمیل وادیاں ، پہاڑوں پر چڑھنا، مختلف علاقائی کھیل کود، تفریحی میلے ، ثقافتی پروگرامات ، دریاؤں میں تیرا کی ، عجائب گھر ، تاریخی مقامات ، چڑیا گھر جو سیاح کے لئے فرحت و سرور ، دل و دماغ کی تازگی کا سامان ہے بشر طیکہ ان تمام امور میں کوئی غیر اسلامی عمل موجود نہ ہو کیونکہ جائز تفریح و مزاح کی اسلام میں اجازت ہے بلکہ ترغیب دلائی گئی ہے۔حدیث میں ہے کہ :

وقال: روِّحوا القلوب ساعة بعد ساعة؛ فإن القلب إذا أُكره عمي[40].

ترجمہ : اپنے دلوں سے اکتاہٹ دُور کیا کرو اور کبھی کبھار تفریح و مزاح کیا کرو کیونکہ دل جب تھک جاتے ہیں تو بو جھل پن میں مبتلا ہوتے ہیں۔

رسول کریم میں کیا ہم اپنے صحابہ کرام اور ازواج مطہرات سے جائز مزاح کیا کرتے تھے اور سیرت و تاریخ کی کتابوں میں بہت سارے واقعات اور مثالیں موجود ہیں۔

لٰہذا تفریحی سیاحت سے دل و دماغ پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔انسان کے اندر اہلیت اور
تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:

علمی اہداف:

1) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور تاریخی تناظر میں سیاحت ایک روحانی، علمی، سماجی، اور دینی مقصد کے تحت کی جاتی تھی۔ یہ صرف تفریح یا دنیاوی فائدے کے لیے نہیں تھی بلکہ اللہ کی رضا اور بندوں کی رہنمائی کے لیے تھی۔ اس میں افراد کی اصلاح، علم کا پھیلاؤ، اور دین کی دعوت دینے کے اہداف شامل تھے۔

2) مختلف علاقوں اور قبائل کے ساتھ ملاقاتیں اور تعلقات کی مضبوطی کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی۔ یہ سیاحت کا ایک اہم مقصد تھا تاکہ مختلف ثقافتوں میں اسلامی اخلاقیات اور اصولوں کو متعارف کرایا جاسکے۔

CC BY

3) سیرت اور تاریخ کے مطابق، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا مقصد صرف دنیاوی فائدے حاصل کرنا نہیں تھا، بلکہ ان میں علم کا حصول، اللہ کی نشانیوں پر غور وفکر، اور دین کی دعوت کا مقصد شامل تھا۔ اس طرح سیاحت کو ایک روحانی اور تعلیمی عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

4) سفر کو علم کے حصول اور اس کی ترسیل کے لیے ایک اہم ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے مختلف علاقوں میں جا کر نہ صرف دین کی تعلیمات سیکھیں، بلکہ انہیں دوسروں تک پہنچایا بھی۔

5) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر کے دوران اخلاقی اقدار کو پروان چڑھایا اور لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کیے۔ سیاحت کے ذریعے انسانوں کو حسن سلوک، امانتداری اور سچائی جیسے اخلاقی اصولوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔

6) سیاحت کو اللہ کی تخلیق پر غور کرنے اور اس کی قدرت کی نشانیوں کو سمجھنے کا ذریعہ سمجھا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قدرتی مناظر پر غور کرنے کی ترغیب دی تاکہ انسانوں کا ایمان مضبوط ہو اور وہ اللہ کی عظمت کا ادراک کر سکیں۔

7) مختلف علاقوں اور قبائل کے ساتھ ملاقاتیں اور تعلقات کی مضبوطی کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی۔ یہ سیاحت کا ایک اہم مقصد تھا تاکہ مختلف ثقافتوں میں اسلامی اخلاقیات اور اصولوں کو متعارف کرایا جا سکے۔

معروضی اہداف:

1) نبی کریم ﷺ کے اسفار صرف تفریح کے لیے نہیں بلکہ دینی، علمی، دعوتی، اور اخلاقی مقاصد کے لیے ہوتے تھے۔

2) سیر وسیاحت کو سیرۃ النبی ﷺ میں ایک مقدس اور بامقصد عمل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

3) سیرت طیبہ میں سفر کو ایک ذریعۂ تعلیم، تربیت، تزکیہ اور تعلق باللہ کے طور پر اپنایا گیا۔

4) اسفار نبوی سے امت کو یہ رہنمائی ملتی ہے کہ سیاحت صرف تفریح نہیں، بلکہ علم، بصیرت، دعوت اور فلاحِ انسانیت کا ذریعہ ہے۔

5) سیر وسیاحت کے ذریعے تاریخ سے سبق حاصل کرنا اور امتوں کے عروج وزوال پر غور کرنا نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔

سیرۃ النبی ﷺ میں سفر ہمیشہ ذمہ دارانہ اور مقاصد سے بھرپور ہوتے تھے، جو جدید اسلامی سیاحت کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

---

1 سنن ابي داود، كِتَاب الْجِهَادِ، باب فِي النَّهْيِ عَنِ السِّيَاحَةِ، حديث نمبر:2486

[2] ابن قيم الجوزيه، (751)، زاد المعاد فى هدي خير العباد ،(بيروت:دارابن حزم ،1440ھ)(ت: محمد اجمل) 583:1

[3] عبد الملك بن هشام بن أيوب، الحميري، أبو محمد، المعافري، (218ھ)، السيرة النبوية لابن هشام، (القاهرة: مكتبة مصطفى البابي الحلبي، 1375ھ)1:306-310

[4] ا بن هشام ب،السيرة النبوية ، 1:810-591، 2:510-3

[5] (محمد بن اسماعيل الجعفى البخارى (256ھ)، الجامع الصحيح المسند المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وايامه (بيروت :دار الكتب العلميه ، ، 1414ھ) كِتَاب الشُّرُوط ،بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ،حديث: 2731)

[6] (بخارى، كِتَاب الْمَغَازِي، بَابُ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ،حديث:**4251**)

[7] (ابو عيسى محمد الترمذى (279ھ)، سنن ترمذى، (قاهره: مكتبه مصطفى البابى ، 1406ھ)، كتاب الحج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب مَا جَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،حديث نمبر: 816)

[8] (بخارى، كِتَاب الْحَجِّ، بَابُ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ،حديث:1556)

9(بخارى، كِتَاب الْحَجِّ، بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الإِهْلاَلِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ،حديث**1551**)

[10] (بخارى، كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ. وَالْمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، حديث:3231 ـ)

[11] *قزوينى ، محمد بن يزيد (متوفى 275ھ) سُنَن ابن ماجه، (بيروت :دار الكتب العلميه، 1419 ھ)، كتاب الجنائز، ،باب مَا يَقُولُ إِذَا زَارَ الْقُبُورَ أَوْ مَرَّ بِهَا،حديث: 3237ـ*

[12] *سُنَن ابن ماجه، كتاب الجنائز، بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ، حديث: 3235*

[13] قاضی سلیمان منصور پوری (1930ء)،رحمت اللعالمین، (لاہور : مکتبہ اسلامیہ)71-72

[14] بخاری، كِتَاب بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ. وَالْمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، حدیث:3231 ۔

[15] (بخاری، كِتَاب مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، بَابُ هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ،حدیث: **3905**۔)

[16] (سنن ابی داؤد، كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ، باب مَا جَاءَ فِي حُكْمِ أَرْضِ خَيْبَرَحدیث: 3006)

17سورۃ العلق1:96

18(بخاری، كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ،حدیث: 3)

[19] (صحیح بخاری، كِتَاب الْعِلْمِ، بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ،حدیث: 122)

[20] (بخاری، كِتَاب الْعِلْمِ، بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ،حدیث: 118)

[21] (أحمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن أسد الشیباني (241ھ) مسند أحمد ، (القاھرۃ: دار الحدیث، 1995 ء ،)أَوَّلُ مُسْنَدِ الْكُوفِيِّينَ، حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ،حدیث نمبر:18568)

[22] بخاری، كِتَاب الْمَغَازِي، بَابُ بَعْثُ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ،حدیث: 4341

[23] حسین بن مسعود البغوی (516ھ) معالم التنزیل في تفسیر القرآن ، (بیروت: دار إحیاء التراث، 1997ء) ، بذیل سورۃ التوبہ ،آیت نمبر112۔

[24] احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام ابن تیمیة(728 ھ)، مجموعة الفتاوی، (بیروت: دار الکتب العلمیہ ،1421 ھ)، 3 : *259*

[25] ابی عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی(204)، *دیوان الشافعي* (قاہرۃ: مکتبہ ابن سینا، سطن)، 61

[26] محمد بن ادریس الشافعی، *دیوان الشافعي*، 61

[27] العثیمین، محمد بن صالح، *فتاوی وتوجیهات في الإجازة والرحلات*، مرتبہ خالد أبو صالح، صید الفوائد، www.saaid.net (تاریخ تک رسائی: 5 اپریل 2025)۔

[28] إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي (المتوفی: 774ھ)، تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر)، (بیروت: دار الکتب العلمیة،1419ھ)بذیل سورۃالتوبہ،آیت 112

[29] العنکبوت، 29: 20

[30] آل عمران،3 : 110

[31] النحل،16: 125

[32] اسلام میں ساحت کا تصور،ڈاکٹر صاحب اسلام،21

[33] ڈاکٹر محمد احمد غازی ،(2010 ء)، محاضرات حدیث ، ص ، (لاہور: مکتبہ الفیصل،2010ء)254

[34] التوبہ،122:9

[35] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذکر، حدیث 7028

[36] الکہف،18 : 66

[37] محاضرات حدیث ۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی ، ص ۲۵۵ ، مکتبہ الفیصل لاہور

[38] صحیح مسلم، كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، باب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السَّوْءِ، حدیث: 6692

[39] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب ، باب فضل الحب في الله ،حدیث.6549

[40] ابن عبد البر، (463ھ)جامع بیان العلم وفضله، (الدمام :دار ابن جوزی ، 1994ء) 1: 334

cc BY